Fikr-o-Nasar (Islamabad) 36:3-4 (1999)

فکر و نظر ـــــ اسلام آباد جلد : ۳۶ شمارہ : ۴،۳

علوم القرآن پر چند نادر فارسی / عربی مخطوطات کا تعارف

(مسعود جھنڈیر اسلامیہ لائبریری میلسی)

ڈاکٹر محمد شریف سیالوی ☆

برصغیر پاک و ہند میں عرب فاتحین کے ذریعے عربی زبان و ثقافت کا آغاز ہوا۔ تقریباً چار سو سال تک عربوں کی حکومت قائم رہی۔[1] اس عرصہ میں سندھ اور ملتان کی مسلمان حکومتوں کے بالخصوص عرب ممالک کے ساتھ سیاسی و ثقافتی اور تجارتی روابط برقرار رہے۔[2] ہند سے مصر، شام، عراق، حجاز اور یمن کی طرف طالبان علم عازم سفر ہوئے۔ بعض لوگ وہیں کے ہو رہے اور بعض واپس ہندوستان آئے اور یہاں بساط علم بچھائی۔ فارس اور عرب ممالک سے کئی علماء و صوفیاء برصغیر پہنچے اور اپنے فیضان علمی سے اہل ہند کو سیراب کیا۔[3] مساجد اور مدارس کے قیام کی روایت تو محمد بن قاسم ثقفی نے ڈال ہی دی تھی۔[4] البتہ باقاعدہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ دوسری صدی ہجری تک تو شروع نہ ہو سکا۔[5] چند محدثین کے اسماء ملتے ہیں جو سندھ میں قیام پذیر ہوئے۔ اور تالیف کتب کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ ارور اور منصورہ کے علاوہ دیبل اور دوسرے درجہ میں ملتان اور قصدار کی بابت بھی یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ہندوستان میں عربیہ اور منقول کے درس و تدریس کے قدیم ترین مراکز ہیں۔[6]

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ عربی، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

بھنبور سے برآمد کتبوں اور بعض سیاحوں کے بیانات کے مطابق عربوں کے عہد حکومت تک عربی سرکاری زبان رہی اور عام لوگ بھی عربی زبان سمجھتے تھے۔(۷) لیکن عربوں کی حکومت کے خاتمہ پر عربی زبان کی جگہ فارسی نے سنبھال لی۔ اگرچہ بایں وجہ عربی زبان کا رواج نہ رہا۔ لیکن اس کی دینی حیثیت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں برصغیر میں عربی علوم میں تصنیف و تالیف اور تدریس کا عمل ہمیشہ جاری رہا۔ اس کے بعد سے انگریزی استعمار کے دور تک فارسی بطور سرکاری زبان نافذ رہی۔ اس لیے اسلامی علوم و فنون کا بہت بڑا سرمایہ فارسی زبان میں موجود ہے۔(۸)

برصغیر پاک و ہند میں اسلامی دور کے آغاز سے ہی مدارس و مساجد کے ساتھ لائبریریوں کا قیام عمل میں آیا۔ اس دور میں کاغذ کی صنعت اور کتابت کے فن کو خوب عروج حاصل ہوا۔ سلاطین و امراء میں بھی نجی لائبریریاں بنانے کا ذوق تھا۔ برصغیر میں اب تک قلمی نسخوں اور مخطوطات پر مشتمل پبلک اور نجی کتب خانوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ بلکہ انگریز استعمار نے علم و ہنر کے ان خزانوں کو یورپ میں منتقل کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔

ملتان اور اس کے گرد و نواح میں ذاتی لائبریریوں میں مخطوطات کا علمی سرمایہ علماء و محققین کی توجہ کا مستحق ہے۔ اس تناظر میں مسعود جھنڈیر اسلامیہ لائبریری (میلسی) اور اس میں موجود علوم قرآن پر چند نادر فارسی و عربی مخطوطات کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ امید ہے اہل علم کے لیے معلومات افزا ہوگا۔

مسعود جھنڈیر اسلامیہ لائبریری میلسی

محل وقوع

یہ لائبریری میلسی کے قصبہ "سردار پور جھنڈیر" سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ میلسی شہر سے فاصلہ تقریباً پندرہ کلومیٹر ہے۔

تاسیس اور بانی حضرات

میاں مسعود احمد ، میاں محمود احمد اور میاں غلام احمد تین بھائیوں کی کتاب دوستی کے نتیجہ میں اس عظیم الشان لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ جھنڈیر خانوادہ صوفیانہ روایات کا امین رہا ہے۔ سلسلہ نسب حضرت عباس علمدار سے جا ملتا ہے۔ جھنڈیر دراصل جھنڈاگیر، بمعنی علمدار تھا۔ جو بعد ازاں لسانی تبدیلیوں کے ساتھ "جھنڈیر" بولا جانے لگا۔ میاں صاحبان کو اپنے نانا ملک غلام محمد چوغطہ سے چالیس سال قبل چند سو کتابیں وراثت میں آئیں۔ ازاں بعد علم دوستی اور کتب بینی کے ذوق نے وہ جذبۂ صدق و اخلاص عطاء کیا کہ میاں صاحبان نے ذاتی مصارف سے لائبریری کی شاندار عمارت تعمیر کروائی اور نہایت سلیقہ کے ساتھ کتابوں کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ رکھ دیا۔ اب تک لائبریری میں پچاس ہزار سے زائد کتب آچکی ہیں، قرآن مجید کے قلمی نسخوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔ عربی اور فارسی مخطوطات کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے۔ کتابوں اور مخطوطات کی ?یداری اور درآمد کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔

لائبریری میں موجود عربی مخطوطات کی مفصل فہرست محمد اسحاق قادری اور ایاز حسین نے ایم۔اے عربی کے تھیسس(Thesis) کے طور پر میری نگرانی میں تیار کی۔ تقریباً چار سو مخطوطات کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔(۹)

علوم قرآن کے موضوع پر کام کرنے والے محققین اور شائقین کے لیے چند نادر مخطوطات کا تعارف پیش خدمت ہے۔

مخطوط

نام مخطوط : قرآن مجید مع حواشی تفسیر

موضوع : علوم قرآن

متن خط نسخ میں جلی قلم سے تحریر کیا گیا ہے۔

اور حواشی خط نستعلیق میں ہیں۔

اوراق : ۱۲۰۰

سطور : ۹

تقطیع : ۲۷×۴۲ سم

کیفیت : مکمل پڑھا جا سکتا ہے۔ مولف اور کاتب کا نام کہیں نہیں لکھا گیا۔

مخطوط کے متن میں قرآن مجید ہے جو نہایت ہی خوبصورت رسم الخط میں ہے۔ آغاز اور ہر سورہ کے شروع میں خوبصورت رنگدار حاشیے ہیں اور کاغذ مطلا ہے۔ رکوع اور ہر جزو کے ربع، نصف وغیرہ علامات و رموز کو رنگین محرابوں دائروں اور حاشیوں میں سرخ روشنائی سے تحریر کیا گیا ہے۔

متن (قرآن مجید) کے ساتھ ساتھ فارسی ترجمہ سرخ روشنائی میں اور ہر کلمہ کے نیچے اس کی تحریر ترکیبی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ نحوی ترکیب سیاہ روشنائی کے ساتھ خط نستعلیق میں ہے۔ متن درمیان صفحہ میں ہے اس کے تین اطراف میں تین حواشی لائنیں کھینچ کر الگ کر دیئے گئے ہیں۔

حواشی کے مندرجات میں ذیل علوم قرآن آتے ہیں۔

۱۔ قراء، ۲۔ اعراب، ۳۔ فوائد (تفسیر)، ۴۔ الرسم اور ۵۔ دلیل الوقوف

رموز سرخ روشنائی کے ساتھ عنوانات حواشی کے اندر لکھے گئے ہیں۔ درج معلومات کے آخر میں ماخذ اور مصادر کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے۔ ان اشارات کی مدد سے مرقومہ حواشی کے مصادر کا تفصیلی تعارف حسب ذیل ہے۔

۱۔ تیسیر: التیسیر فی القرأات العشر للامام ابی عمرو الدانی

۲۔ إبراز المعانی: إبراز المعانی من حرز الامانی شرح الشاطبیه للشیخ ابی شامه عبدالرحمن بن اسماعیل الدمشقی المتوفی (۶۶۵) دیکھئے کشف الظنون۔ ۱/ ۶۴۷

۳۔ التبیان: املاء مامن به الرحمن من وجوه الاعراب والقراء ات فی جمیع القرآن المعروف " بالتبیان" تالیف ابی العبقا عبدالله بن الحسین بن عبدالله الکبری

(۵۳۸ھ - ۶۱۶ھ) یہ کتاب مطبوع ہے۔

۴۔ مجمع البیان: مجمع البیان فی تفسیر القرآن تالیف ابی علی الفضل بمن الحسن الطبرسی (۵۴۸ھ) مطبوع ہے۔

۵۔ مفتاح: مفتاح الفلاح و مصباح النجاح المشھور بدعاء الصباح المنسوب الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ، شرحہ الملا ھادی السبزواری، یہ دعا الجوش الکبیر کی کتاب شرح الاسماء کے ساتھ طبع ہوئی۔ دیکھئے معجم المطبوعات العربیة ۱/۱۰۰۰

۶۔ منہج الصادقین: منھج الصادقین فی الزام المخالفین فی تفسیر القرآن المبین/ خلاصہ المنھج تالیف السید فتح اللہ بن شکراللہ الکاشفی الشیعی (۹۸۸ھ) تفصیلی تعارف دیکھئے کشف الظنون: ۴/۵۹۲

۷۔ کنز العرفان: کنز العرفان فی فقہ القرآن۔ تفصیلی تعارف دیکھئے کشف الظنون: ۵/۲۵۵، معجم المطبوعات العربیہ: ۲/۱۸۸۲ء، ۱۸۸۳ء اس کا ایک خطی نسخہ دارالکتب المصریہ میں بھی موجود ہے۔ لیکن کسی نے بھی مولف کا نام ذکر نہیں کیا۔ صاحب کشف الظنون نے وضاحت کی کہ یہ تفسیر شیعہ مذہب کے مطابق فقہی احکام پر مشتمل ہے۔

۸۔ مواہب علمیہ: المواھب العلمیة فی الجمع بین الحکم القرآنیة والحدیثیة ـ تالیف علاء الدین علی بن حسام الدین الھندی۔ دیکھئے عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ (اردو ترجمہ) ص۳۲۰

۹۔ سجاوندی: کتاب الوقف والابتداء۔ تالیف شمس الائمہ ابی جعفر محمد بن طیغور السجاوندی۔ علامہ سیوطی نے اس کتاب کا ذکر "الاتقان فی علوم القرآن" میں کیا ہے۔

۱۰۔ تفسیر البیضاوی: تفسیر البیضاوی: معروف ہے۔

۱۱۔ **قواعد القرآن :** (قواعد القرآن) تعین نہیں ہو سکا کہ اس کتاب کا مولف کون ہے؟

۱۲۔ **درر النظم:** (درر النظم) مخطوطہ میں اسی طرح متعدد مقامات پر حوالے ملتے ہیں۔ لیکن اس کتاب کے بارے میں بھی یقینی معلومات نہیں مل سکیں البتہ " الدرالنظیم فی خواص القرآن العظیم" تالیف الشیخ ابی عبداللہ محمد بن سھیل الخزرجی المعروف بابن الخشاب الیمنی (۵۶۸ھ) ملتی ہے۔ یہی نسخہ امام یافعی کی طرف بھی منسوب کیا گیا۔ چونکہ حواشی میں سور اور آیات کے خواص سے بحث کی گئی ہے۔ اس لیے قیاس یہ ہے کہ کاتب نے " الدرالنظیم" کی جائے " درر النظم" غلطی سے لکھ دیا ہے۔ یا محشی کے نزدیک درست نام یہی ہے۔

۱۳۔ **عقائد نصریۃ:** حواشی میں " عقائد نصریۃ" کا حوالہ بھی ملتا ہے لیکن اس نام کی کتاب کے بارے معلومات نہیں مل سکیں۔

۱۴۔ **مدلل القرآن :** مدلل القرآن۔ کتاب اور مؤلف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

مذکورہ مصادر کے علاوہ مخطوط مذکورہ کے امتیازات درج ذیل ہیں :۔

۱۔ قرآن مجید کا ترجمہ ، ترکیب نحوی ، اور دیگر علوم سے متعلق معلومات فارسی زبان میں ہیں اگرچہ ان کے بعض مصادر عربی میں ہیں۔

۲۔ محولہ بالا کتب مصادر میں سے اکثر شیعہ علماء کی تصنیفات ہیں۔ اس لیے قیاس یہ ہے کہ مؤلف حواشی کا شیعہ مسلک سے تعلق تھا۔

۳۔ باوجودیکہ شیعہ مسلک سے متعلق علماء کی کتابوں کو ماخذ بنایا گیا لیکن مولف نے نہایت اعتدال سے اختلافی مسائل کو نقل کیا۔ آیۃ الوضوء میں غسل رجلین اور مسح کے بارے شیعی اور سنی نقطہ نگاہ دونوں کو ذکر کیا۔فما اوتیتم من شیئ فمتاع الحیوۃ الدنیا آلایہ کے تحت مولف نے عقائد نصریہ کے حوالے سے کہا کہ آیت محولہ بالا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں نازل ہوئی۔

۴۔ حواشی، ترجمہ اور ترکیب نحوی ہر آیت کے ساتھ درج ہیں۔ اس طرح یہ مخطوط ضروری علوم قرآن کو بیک جا جامع ہے۔

مخطوط (۲)

نام مخطوط : غایه التفسیر

موضوع : فارسی منظوم ترجمہ (از سورہ کہف تا آخر سورہ الناس)

کل اوراق : ۳۴۱ خط نستعلیق

تقطیع : ۲۶x۱۸ سم

سطریں : ۱۵

کیفیت : حاشیہ ہر متن قرآن خط نسخ جلی میں تحریر کیا گیا ہے۔
تین سطروں کی جدول بند ہے۔ علامات اور عنوانات سرخ روشنائی
سے تحریر کیے گئے ہیں۔

تاریخ/تکمیل ترجمہ : ۱۲ ربیع الاوّل ۱۲۷۳ھ

اوّل : سورہ الکہف وہی مکیہ مائۃ و عشر آیات

بسم الله الرحمن الرحیم	بسم الله برتاج شده دریتیم	الحمدلله الذی انزل
شکر مرآن خالق نازل نمود	بربنده خود مصحف فاضل نمود	علیٰ عبده الکتاب ولم یجعل
اوست که نه نهاده کجی درمیان	از همه الفاظ و معانی قرآن	له عوجا

اختتام : وسوسه ساز و بصدور الناس از همه اجناس جنان نیز ناسی

شکر خدا شد بناه اختتام — معنی قرآن تنظیم کلام
من که بتالیف نکردم غلط — وربود از کاتب باشد فقط
یا رب از کور دلاں دور دار — کن بجهاں روشن ایں یادگار

ترقیمہ : تحت تمام شد نیمه ثانی از تفسیر منظومه غایة التفسیر
بروز جمعہ وقت شمس ششم ماہ رمضان المبارک ۱۲۷۷ھ اللهم اغفر لمصنفها
ومکاتبها ولقاریئها بحق محمد تعالی علی خیر خلقه محمد وآله و اصحابه
اجمعین آمین۔

چونکہ ابتدائی حصہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس لیے مولف کے نام کے بارے معلومات نہیں مل سکیں۔ البتہ منظوم ترجمہ کے آخر میں دعائیہ کلمات سے اندازہ ہوتا ہے کہ مترجم علاقہ بہاولپور کا باشندہ تھا۔ اور نواب بہاول خان (چہارم) کے عہد حکومت میں منظوم ترجمہ کا کام مکمل کیا۔

مخطوط (۳)

التفسیرات الاحمدیه فی بیان الآیات الشرعیة

نام مولف	:	الشیخ احمد المدعو بملاجیون التوفی (۱۱۳۰ھ)
موضوع	:	تفسیر قرآن
تعداد اوراق	:	۱۲۲
خط	:	نسخ
تقطیع	:	۲۳×۱۷ سم
ناسخ	:	سیّد احمد ولد اخوند زادہ ملا نور محمد
تاریخ کتابت	:	۱۱۸۱ھ
کیفیت	:	نسخہ مکمل ہے۔ پڑھا جا سکتا ہے اگرچہ اوراق بوسیدہ ہیں۔
اولہ	:	یا فتاح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا فتاح۔

"الحمد لله رب العالمين والصلوة على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين وهذا مختصر فى بيان الآيات التى يستنبط منها الاحكام الشرعية"

آخرہ : انه الحوض الكوثر اوالنهر الكوثر فى الجنة و قدروى عن النبى عليه الصلوة والسلام انه نهر فى الجنة وايضاء قال عليه السلام حوض ميسرة شهر الحديث ، اللهم ارزقنا نصيبا من الحوض الكثير۔ تحت هذه النسخة المسمى بتفسير الاحمد من يد الفقير الحدير سيّد احمد اخوند زاده ملا نور محمد ساكن بابران، غفرالله له ولجميع المومنين والمومنات برحمتك ياالله۔

منتخب الدرۃ البیضاء

مولف	:	عبدالخالق بن محمد
موضوع	:	خلاصہ تفسیر سورہ یوسف
اوراق	:	۷۴
سطور	:	۱۳
تقطیع	:	۲۰×۱۴ سم
ناسخ	:	حامد اللہ بن حکیم
تاریخ کتابت	:	۱۰ رمضان ۱۲۸۲ھ
کیفیت	:	مکمل ہے پڑھا جا سکتا ہے۔ خط نسخ میں تحریر کیا گیا ہے۔

اولہ : الحمدلله الذی لانستفتح الکتب الابحمده ولایصل العسر والیسر الابحکمه ، والصلوة والسلام علی محمد المبعوث الی خلقه لاظهار رحمته کما قال الله عزو جل (وما ارسلنك الارحمة للعالمین) وبعد فهذه قصة و ضعها الله تعالی فی فرقانه ـ قال الله تعالی (نحن نقص علیك احسن القصص) فقال الفقیر المفتقر الی رحمةالله الغنی الاحد المسمی بعبد الخالق بن مرحوم محمد عفی الله عنهما قد اختصرت هذه القصة من تفسیر حامد بن الامام الغزالی رحمه الله علیه تیسیر للواعظمین۔

آخرہ : قدتمت هذه المنتخب من تفسیر الحامد ابن محمد الغزالی رحمی الله المسمی الدرة البیضاء لعنایة الله الهادی فی تاریخ خمسة عشر ممن شهر رمضان الشریف بعد اداء العصر سنه الف ومائتین واثنان و سبعین من ہجرة النبی علیه السلام وافضل الصلوة واکملها و علی آله و اصحابه اجمعین قد فرغت من تحریر هذه النسخة فی مصلی ملتان ولکن کتبت هذا الموجز لمطالعة نفسی ولانتفاع الاخوان۔ اللهم وفقنا لما تحب و ترضی و جنبنا لسخطه ، اللهم اوصل الراقم الذی اسمه حامد الله بن عبدالحکیم الی العلم الظاهری والباطنی والی

غیر هما من الدینی والدنیوی بحرمة النبی وآله الاسجاد یا رب العباد و صلی الله علی محمد واله واصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔ بعض محققین نے تفسیر سورہ یوسف کا نام درۃ البیضاء لکھا ہے اور اسے امام غزالی کی طرف منسوب کیا ہے۔ قاضی عبدالنبی کوکب نے پنجاب یونیورسٹی کے مخطوطات کی فہرست میں اس مخطوطہ کو متعارف کروایا تفصیل حسب ذیل ہے۔

عنوان	:	تفسیر سورۃ یوسف
مولف	:	ابو حامد محمد بن محمد الغزالی التوفی ۵۰۶ھ
اوراق	:	۹۵
خط	:	نسخ
سطور	:	۱۹
کاتب	:	محمد عبید
تقطیع	:	۱۴×۲۱
تاریخ کتابت	:	۱۱۶۱

نوری بک ڈپو۔ لاہور سے تفسیر سورہ یوسف کا اردو ترجمہ طبع ہوا۔ ترتیب و تدوین مولانا محمد حفیظ نیازی ایڈیٹر رضائے مصطفیٰ نے کی۔ کتاب کے بارے ان کا بیان ہے کہ پہلی بار اسی کا ترجمہ ۱۳۸۳ھ کو شائع ہوا اور یہ کہ اسی کتاب کا عنوان بعض محققین نے سر العالمین بتایا۔ لیکن منتخب درۃ البیضاء کے دو خطی نسخے جو مسعود جھنڈیر اسلامیہ لائبریری میں موجود ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب امام غزالی کی طرف غلط منسوب ہے کیوں کہ امام غزالی کی تالیفات میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ مخطوط محولہ بالا کے مطابق اس کتاب کے مولف حامد بن محمد الغزالی ہیں۔

مصادر و مراجع

۱۔ احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم لشمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد البشاری مطبعۃ بریل۔ لیدن۔ الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۰۶م ص ۴۸۱

۲۔ حرکۃ التالیف بالغۃ العربیۃ فی الاقلیم الشمالی الھندی للدکتور جمیل احمد۔ جامعۃ الدراسات الاسلامیہ، کراتشی ص ۶

۳۔ فتوح البلدان ص ۵۳۰،۵۳۸

۴۔ ادبیات پاکستان۔ پہلی جلد عربی ادب مقدمہ از ڈاکٹر محمد یوسف ص ۲، پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۹۷۲ء

۵۔ ایضاً

۶۔ عرب و ہند تعلقات، سیّد سلیمان ندوی۔ کریم سنز پبلشرز۔ کراچی، ص ۳۳۱

۷۔ ادبیات پاکستان ۔ پہلی جلد عربی ادب ص ۵

۸۔ دیکھیے ادبیات پاکستان تیسری، چوتھی اور پانچویں جلد (فارسی ادب)

۹۔ مقالہ ایم۔ اے عربی بعنوان مسعود جھنڈیر اسلامیہ لائبریری۔ عربی مخطوطات کی تفصیلی فہرست ۔ مقالہ نگار: محمد اسحاق قادری، ایاز حسین چودھری ۔ نگران: ڈاکٹر محمد شریف سیالوی، شعبہ عربی، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔